سوال

کسی کنواری لڑکی سے زنا کرنے کے بعد نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں، اگر چہ وہ حاملہ نہ ہوئی ہو، کیا وہ دونوں نکاح کر سکتے ہیں؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شریعت میں زنا کبیرہ گناہ اور سنگین ترین جرم ہے، بلکہ اسلام میں کسی بھی جرم پر اتنی سخت سزا مقرر نہیں کی گئی جتنی سزا زنا کرنے پر رکھی گئی ہے۔ اگر غیر شادی شدہ شخص زنا کرے تو اسے 100 کوڑے مارنے کا حکم ہے، اور ایک سال کے لیے جلاوطن کر دیا جائے گا۔ اگر شادی شدہ مرد یا عورت زنا کرے تو اسے سنگسار کیا جائے گا۔

ارشاد باری تعالی ہے:

الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۔ (النور: 2).

جو زنا کرنے والی عورت ہے اور جو زنا کرنے والا مرد ہے، سو دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو اور تمہیں ان کے دین میں کوئی نرمی نہ پکڑے، اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو اور لازم ہے کہ ان کی سزا کے وقت مومنوں کی ایک جماعت موجود ہو۔

سیدنا ابو ہریرہ اور زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی کے غیر شادی شدہ بیٹے نے ایک شادی شدہ عورت کے ساتھ زنا کیا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان فیصلہ فرمایا:

عَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ، وَتَغْرِيبُ عَامٍ، اغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هَذَا، فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا (صحیح البخاري، الشروط: 2724).

کہ تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کی جلاوطنی کی جائے گی، اے انیس تو کل اس آدمی کی بیوی کی طرف جانا اگر وہ اعتراف جرم کر لے تو اسے رجم کر دینا۔

زانیہ عورت یا زانی مرد سے اس وقت تک نکاح صحیح نہیں ہے جب تک وہ سچی اور پکی توبہ نہ کر لے۔ اپنے جرم پر نادم ہو اور آئندہ ایسا جرم نہ کرنے پکا عزم کرے۔ اگر زانیہ عورت یا زانی مرد توبہ نہیں کرتا تو اس سے نکاح کرنا صحیح نہیں ہوگا۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذَلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ (النور: 3)

زانی مرد نکاح نہیں کرے گا مگر کسی زانیہ عورت سے، یا کسی مشرکہ عورت سے، اور زانیہ عورت، اس سے نکاح نہیں کرے گا مگر کوئی زانی یا مشرک، اور یہ کام ایمان والوں پر حرام کر دیا گیا ہے۔

مرثد بن ابو مرثد غنوی رضی اللہ تعالی عنہ مکہ سے قیدیوں کو اٹھا کر لایا کرتے تھے، اور مکہ میں ایک بدکار اور زانیہ عورت تھی جس کا نام عناق تھا، وہ ان کی دوست تھی۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی اے اللہ کے رسول! کیا میں عناق سے شادی کر لوں؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار کی چنانچہ یہ آیت

نازل ہوئی: الزَّانِي لَا يَنكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذَٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ (النور: 3)

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلا کر میرے سامنے یہ آیت تلاوت فرمائی اور کہنے لگے: تم اس سے نکاح مت کرو۔ (صحیح سنن أبی داود: 2051)

چنانچہ سوال میں مذکورہ صورت حال میں اگر وہ دونوں زنا سے بلکی اور سچی توبہ کر لیتے ہیں، انہیں اپنے جرم پر ندامت بھی ہے، آئندہ ایسا جرم نہ کرنے کا پکا عزم کرتے ہیں اور نکاح کے ارکان وشروط پورے ہیں تو ان کا نکاح صحیح ہو گا۔

واضح رہے کہ عورت کے لیے نکاح سے پہلے ایک حیض گزارنا لازمی ہے تاکہ استبراء رحم ہو جائے۔

والله أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی

فضیلۃ الشیخ عبد الخالق حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ اسحاق زاہد

فضیلۃ الشیخ عبد الحلیم بن محمد بلال